"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

تحریک جدید

ربوہ

ماہنامہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبوک ۱۳۵۳ ہش

ستمبر ۱۹۷۴ء

— ایڈیٹر —

نسیم سیفی

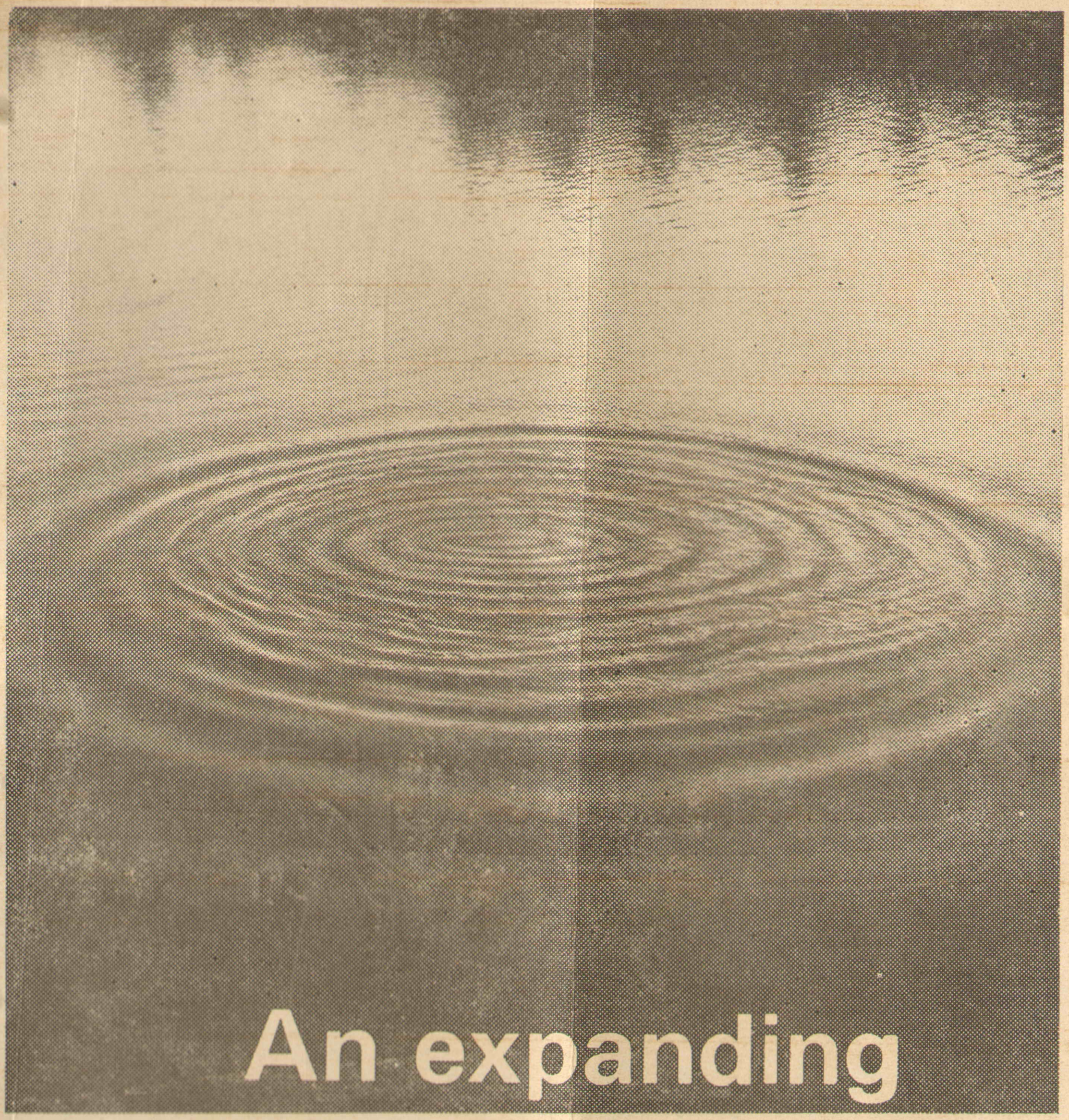

Digitized by Khilafat Library Rabwah

After successfully weathering the storm, we cannot rest on our oars. In the process of change the Muslim Commercial Bank is playing its vital role.

MUSLIM COMMERCIAL BANK LTD.

KEYMER

MCB 39/12/72

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

تبوک ۱۳۵۳ھش

(ستمبر ۱۹۷۴ء)

ایڈیٹر

شیخ مبشر سلمہٗ

سالانہ چندہ

پاکستان	پانچ روپے
فی پرچہ	پچاس پیسے
بیرونی ممالک (بحری ڈاک)	ایک پونڈ
" " (ہوائی ڈاک)	دو پونڈ

ترتیب

- سِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ (اداریہ) صـ۲
- اقتباس — ایک شعر ۵
- لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ ۶
- دعا — اور — اسباب ۸
- چون گھنٹے (صلیب پر) ۱۰
- نعتِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ۱۱
- روشنی روشنی (نظم) ۱۲
- ایک مطالبہ ۱۳
- سیرالیون میں احمدی ڈاکٹروں کی بے لوث خدمات پر سربراہ کردہ راہنماؤں کا شاندار خراجِ تحسین ۱۵
- اے دل تو نیز خاطرِ ایناں نگاہ دار ۱۷

پبلشر:- عبداللطیف خان

پرنٹر:- سید عبدالحی

مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:- دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید

دفاتر تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت:- ہر ماہ کی دس تاریخ

فون نمبر:- ۶۷۸

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۷۶۷۶

کتابت:- حمید الدین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جلد ۱ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبوک ۵ھ / ۱۳۵۳ھ

(ستمبر ۱۹۷۴ء)

الدار

سِيرُوا فِي الْأَرْضِ

بہت بہا ہے مقدس لہو سرِ بازار
اِلا وُجل کے بنے رہگذر میں سنگِ میل
ملی ہے دادِ وفا بھی بہ نوکِ تیغ و سناں
ہُوا فراخیٔ ارض و سما کا دامن تنگ
سخن سے چھن گئی شائستگی کی روحِ رواں
لگی ہے داؤ پہ ناموسِ لب، بنامِ ضمیر

بہت لٹی ہے متاعِ شرف متاعِ وقار
بہت گئے سرِ مقتل بہت سجے سرِ دار
بہت سے چھین لئے دوستوں نے لیل و نہار
بہت کو مل نہ سکا ان کا اپنا دیس و دیار
بہت کے دل ہیں پریشاں جگر بہت سے فگار
بہت کے سامنے سب و شتم کے ہیں انبار

مری نگاہ میں ہے آرائشِ چمن بے نسیم
مرا عدو تو حقیقت میں ہے عدو سے بیمار

انسان کو اس کرۂ ارض پر بستے ہوئے ہزاروں لاکھوں سال ہو گئے ہیں اور اب یہ صحیح طور پر کہا جاتا ہے کہ چرخِ نیلگوں کے نیچے اب کوئی ایسی بات نہیں ہوتی جو نئی ہو سب کچھ جو اب ہو رہا ہے کبھی نہ کبھی

ہو چکا ہے۔ دُنیا کا دامنِ علم اِس بات سے بھرپور ہے کہ کس بات کا کیا نتیجہ ہوگا۔ کس کس قسم کے لوگ کیا کرتے ہیں اور ان کے اعمال و افعال کیا نتائج پیدا کرتے ہیں۔ ہمیں تو یہ بات ورطۂ حیرت میں ڈال دیتی ہے کہ ایک لمبے عرصہ تک انسان کس مخمصہ میں رہا ہوگا کہ خدا جانے کس بات کا کیا نتیجہ نکلے لیکن اب یہ کیفیت نہیں ہے۔

اچھے لوگ بھی ہو گزرے ہیں اور بُرے بھی۔ خدا کے مامور بھی اور ان کے مخالف بھی۔ اور اگر تاریخ کو کنگھالا جائے تو یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ جس طرح سُورج روشن ہی روشن رہتا ہے اور اس کے وجود سے کبھی تاریکی وابستہ نہیں ہوئی۔ یہ کبھی نہیں ہُوا کہ سُورج اپنی ذات میں روشنی کی بجائے تاریکی کا سبب بننے لگے۔ یا یہ کہ رات اگر چاند ستارے نہ ہوں تو تاریک ہی تاریک ہو سکتی ہے یہ کبھی نہیں ہُوا اور کبھی نہیں ہوگا کہ رات کا وقت ہو چاند اور ستارے نظر نہ آ رہے ہوں اور یہ کہا جائے کہ چاند ستاروں کے بغیر رات کتنی روشن ہے۔ یہ روشن ہو ہی نہیں سکتی۔

رُوحانی دُنیا میں یہی کیفیت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مامور اور اس کے نیک بندے چاہے کسی زمانے میں ہوں یا کسی ملک میں ہوں وہ روشن ہی روشن رہتے ہیں ان سے رُوحانی روشنی کے علاوہ کچھ اَور متوقع ہی نہیں۔ وہ کبھی تاریکی پیدا نہیں کرتے اور نہ تاریکی کا باعث بنتے ہیں۔

یہ بات ایک دو بار نہیں ہزاروں لاکھوں بار دُہرائی جا چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو ان کے مخالفین نے ہمیشہ ایذاء دی ہے اور اگر غور کیا جائے تو اسی ایک بات سے اچھے اور بُرے کی تمیز کی جا سکتی ہے۔ کون کیا کرتا ہے یہ ایک بہت مستند میزان ہے۔ جو کچھ حضرت نوح علیہ السلام کے مخالفوں نے کیا اور جو کچھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مخالفوں نے کیا اور جو کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مخالفوں نے کیا اور جو کچھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخالفوں نے کیا۔ یہ کسی طرح ممکن ہی نہیں ہے کہ وہی کچھ کسی آئندہ زمانے میں اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے کرنے لگ جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے ہمیشہ سے ایک جیسا نمونہ دکھاتے ہیں اور ان کے مخالفین بھی ایک ہی قسم کی حرکات کرتے آئے ہیں اور یہ حرکات ہی ان کے متعلق حکم لگاتی ہیں کہ وہ کیسے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم نے اِس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ دُنیا میں گھوم پھر کر دیکھو کہ تم سے پہلے لوگوں کے کن کاموں کے کیا انجام ہوئے ہیں۔ یہ بات محض تاریخ کے مطالعہ کے نہیں کہی گئی بلکہ مقصد اس کا یہ ہے کہ تم اس سے سبق حاصل کرو۔ جو اچھے لوگ تھے ان کی باتوں اور ان کے کام کی تقلید کرو اور جو بُرے لوگ تھے ان جیسے بننے سے بچو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا اِس امر کی طرف لوگوں کو توجّہ دلائی تھی کہ مذہبی تاریخ کا مطالعہ کریں اور دیکھیں کہ ان کے کام کِن سے مشابہ ہیں۔ جن سے کسی کے کام مشابہ ہوں گے وہ انہیں میں سے گردانا جائے گا۔

نیک بندوں نے تکلیفیں برداشت کیں اور اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی قدرتِ کاملہ پر یقین میں ترقی کی۔ انہوں نے مشکل پر مشکل برداشت کی اور مسرّت پر مسرّت کا احساس ان کے دِل میں پیدا ہوُا۔ ہزاروں لاکھوں سال کی تاریخ میں کوئی ایک بھی واقعہ ایسا نہیں ہے جب اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں نے اپنے مخالفین کو تکلیف پہنچائی ہو اور اس سارے عرصہ میں ایک بھی ایسا واقعہ نہیں کہ نیک بندوں کے مخالفین نے انہیں تکالیف نہ دی ہوں اور ایذاء رسانی کا نشانہ نہ بنایا ہو۔

ہمارے لئے سب سے اہم مثال تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو تکالیف دی گئیں۔ حضورؐ کے ساتھ حضورؐ سے تعلق رکھنے والوں کو بھی ایذاء دی گئی۔ مارا پیٹا گیا۔ بھوکے پیاسے رکھا گیا۔ اپنی طرف سے ذلیل کرنے کی کوشش کی گئی۔ غرضیکہ کوئی تکلیف نہ تھی جو پہنچائی نہ گئی ہو لیکن اس کے بالمقابل حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے رحمۃٌ للعالمین ہونے کا نمونہ دکھایا۔ مکّہ فتح کر لیا اور سب کو ہر قسم کی تکلیف پہنچانے کی طاقت حاصل ہو گئی تو سب کو معاف فرما دیا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔

آئیے ہم سب اپنے گریبانوں میں جھانکیں کہ ہم تکلیفیں دینے والے گروہ میں شامل ہیں یا تکلیفیں اُٹھانے والے گروہ میں ؟

اپنے بچّوں کو بچپن ہی سے خدمتِ دین کے لئے تیار کیجئے۔ ان کی تربیت کی طرف خاص توجّہ دیجئے۔ "شمائلِ احمد" صـ۹۱ پر یہ روائت درج ہے :-

"مَیں نے حضرت اُمّ المؤمنینؓ سے سُنا ہے کہ ایک دفعہ ایک بچّہ باہر کسی سے گالی سُنکر آیا کہ "سؤر کا بچّہ گُو کھانا" جب اس نے گھر میں دُہرایا تو حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے سُنکر فرمایا اِدھر آؤ مَیں تمہیں بتاؤں۔ اِس طرح نہیں بلکہ اِس طرح کہا کرو "باپ کا بچّہ گُڑ کھانا" پھر وہ اس طرح کہنے لگا"

اقتباس

بیمثال اخلاقِ فاضلہ

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جس قدر اخلاق ثابت ہوئے ہیں وہ کسی اَور نبی کے نہیں کیونکہ اخلاق کے اظہار کے لئے جب تک موقع نہ ملے کوئی اخلاق ثابت نہیں ہوسکتا۔ اب سمجھنا چاہیئے کہ یہ کس قدر خدا کے فضل کی بات ہے کہ آپؐ کو تمام اخلاق کے اظہار کے موقعے ملے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وہ موقعے نہیں ملے مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سخاوت کا موقع ملا۔ آپؐ کے پاس ایک موقع پر بہت سی بھیڑ بکریاں تھیں ایک کافر نے کہا کہ آپؐ کے پاس اِس قدر بھیڑ بکری جمع ہیں کہ قیصر و کسریٰ کے پاس بھی اِس قدر نہیں آپؐ نے سب کی سب اس کو بخش دیں۔ وہ اسی وقت ایمان لے آیا کہ نبی کے سوا اَور کوئی اس قسم کی عظیم الشان سخاوت نہیں کرسکتا۔ مکّہ میں جن لوگوں نے دُکھ دئے تھے جب آپؐ نے مکّہ کو فتح کیا تو آپؐ چاہتے تو سب کو ذبح کر دیتے مگر آپؐ نے رحم کیا اور لاتثریب علیکم الیوم کہہ دیا۔ آپؐ کا بخشنا تھا کہ سب مسلمان ہو گئے۔ اب اس قسم کے عظیم الشان اخلاقِ فاضلہ کیا کسی نبی میں پائے جاتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔

وہ لوگ جنہوں نے آپؐ کی ذاتِ خاص اور عزیزوں اور صحابہؓ کو سخت تکلیفیں دی تھیں اور ناقابلِ عفو ایذائیں پہنچائی تھیں۔ آپؐ نے سزا دینے کی قوّت اور اقتدار کو پاکر فی الفور ان کو بخش دیا حالانکہ اگر ان کو سزا دی جاتی تو یہ بالکل انصاف اور عدل تھا مگر آپؐ نے اس وقت اپنے عفو اور کرم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک شعر

از خردمنداں مرا انکار نیست
لیکن ایں رہ راہِ وصلِ یار نیست

ترجمہ:۔ مجھے داناؤں کی عقلمندی سے انکار نہیں ہے مگر یہ یار کے وصل کا راستہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ کے عطیات میں سے عقل ایک نہایت اہم عطیہ ہے۔ دُنیا کا کاروبار چلانے کے لئے اس کی اشد ضرورت ہے اس کے بغیر انسان قدم قدم پر ٹھوکر کھانے کے امکان سے دوچار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بار بار قرآن کریم میں اِس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ کیا تم عقل نہیں کرتے معاملہ فہمی کے لئے عقل کی ضرورت ہے صحیح نتائج پر پہنچنے کے لئے عقل درکار ہے۔

یہ سب کچھ درست لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو پانے کے لئے صرف عقل کو رہنما بنایا جائے تو کامیابی ممکن نہیں۔ عقل تو اندازے لگا سکتی ہے نتائج کی طرف بھی توجہ دلا سکتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان کے لئے جس یقین کی ضرورت ہے اس کا مہیا کرنا اسکے بس کا روگ نہیں۔ عقل "ہونا چاہیئے" تک لے جاتی ہے لیکن "ہے" تک جانے کے لئے عقل معذور ہے۔ وہ اس حد تک یا اس منزل تک نہیں جا سکتی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم عقل کو غلط رنگ میں استعمال نہ کریں اور صرف عقل ہی کو رہنما بنا کر راستے ہی میں نہ رہ جائیں۔ آمین

خاکسار مرزا غلام احمد

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

گذشتہ ایام میں خاکسار نے ایک خط مکرم ایڈیٹر صاحب روزنامہ مشرق لاہور کو لکھا تھا اس خط کا متن درج ذیل ہے۔ مزید برآں اس وقت میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ہم کو خوبصورتی سے لکھنے کے لئے لکھنے والوں نے مختلف طریقوں سے لکھا ہے علامہ صاحب ہمارے ایک معروف شاعر ہیں۔ ان کا ایک شعری مجموعہ رنگ و آہنگ کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ اس مجموعہ پر علامہ صاحب کا نام جس طرح لکھا ہوا ہے وہ اس بات کو حتمی طور پر حل کر دیتا ہے کہ اجیبوا وڈے کی مسجد پر جو کلمہ کندہ ہے وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہی ہے محمدؐ کی بجائے احمد کا لفظ وہاں ہرگز ہرگز موجود نہیں ہے۔ رنگ و آہنگ پر علامہ صاحب کا نام اس طرح لکھا ہے :-

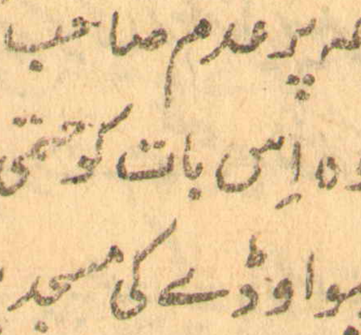

اب مشرق کے نام خط کا متن درج کیا جاتا ہے :-

مکرمی کلیم صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ممکن ہے آپ کو یاد ہو (یا ہو سکتا ہے کہ آپ بھول ہی گئے ہوں) خاکسار اور مکرم مسعود احمد صاحب دہلوی ایڈیٹر الفضل ایک دفعہ آپ سے آپ کے دفتر میں ملے تھے اور آپ سے گذارش کی تھی کہ آپ ربوہ تشریف لا کر کسی موضوع پر خطاب فرمائیں۔ آپ نے مصروفیت کی وجہ سے اس دعوت کو قبول کرنے سے معذوری کا اظہار کیا تھا۔

اس کے بعد نہ کبھی آپ سے ملاقات ہو سکی اور نہ کبھی خط لکھنے کا موقع ملا۔ سوائے اس کے کہ جب "مشرق" کے مالک اور بانی عنایت اللہ صاحب کی وفات ہوئی تھی تو خاکسار نے ربوہ کی انجمن صحافیاں کی طرف سے تعزیت کا تار دیا تھا۔

اب خط لکھنے کا یوں موقع پیش آیا ہے کہ مشرق نے نائیجیریا کی ایک مسجد کی تصویر شائع کی ہے اور یہ تأثر دینے کی کوشش کی ہے کہ اس پر جماعتِ احمدیہ نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی بجائے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
اَحْمَدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا ہوا ہے۔ مَیں بیس سال
تک نائیجیریا میں احمدیہ جماعت کا مبلغ رہا ہوں
مَیں خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر قسم کھا کر یہ کہہ سکتا
ہوں اور کہتا ہوں کہ یہ پراپیگنڈہ بے بنیاد ہے۔
یہ طرزِ تحریر کا فرق ہے۔ دراصل لکھنے والے نے
م کو نیچے سے شروع کر کے اس کے معاً بعد ح
لکھنے کی بجائے اسے اُوپر کو اُٹھایا ہے اور پھر نیچے
لا کر م کو مکمل کیا ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ اِس تحریر
میں کسی الف کے نیچے گولائی نہیں ہے لیکن محمدؐ
کے م کے اس حصّہ کے نیچے جسے الف بتایا جا رہا
ہے گولائی ہے اور وہ م ہے۔

مخالفت برائے مخالفت اور وہ بھی جھوٹ
کی بنیاد پر کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ لوگ بے شک
دِل کھول کر ہماری مخالفت کریں لیکن اسلام کے
نام پر غلط بیانی سے تو کام نہ لیں۔ آپ تو ایڈیٹر
ہونے کے علاوہ اپنے اخبار میں مذہبی کالم بھی تحریر
کرتے رہے ہیں آپ خدا کے لئے اِس بات پر غور
کریں۔ اس تحریر (کلمہ) کو پھر دیکھیں اور جو کچھ مَیں نے
کہا ہے اس کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے بتائیں کہ کیا آپ کا
دل اطمینان کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ آپ کے اخبار
نے جو کچھ لکھا ہے وہ درست ہے۔ مَیں ماہنامہ تحریکِ جدید
کا وہ شمارہ بھی آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں
جس میں وہاں کی جماعت نے اِس جھوٹے پراپیگنڈہ
پر احتجاج کیا ہے۔

مَیں اس خدا کی جس کے قبضہ میں میری جان
ہے قسم کھا کر کہتا ہوں کہ نائیجیریا کی کسی مسجد پر
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَحْمَدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ نہیں لکھا
ہوا۔ والسلام

خاکسار نسیم سیفی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"مَیں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور
ہندوؤں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دُنیا میں
میرا کوئی دُشمن نہیں ہے مَیں بنی نوع انسان سے
ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے ایک والدہ مہربان
اپنے بچّوں سے کرتی ہے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ مَیں
صرف اُن باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچّائی
کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض
ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک
بدعملی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول ہے۔"

(اربعین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم اپنے جملہ مبلغینِ کرام کی توجہ حضور
علیہ السلام کے اس اقتباس کی طرف دلانا چاہتے
ہیں اور ان سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ بھی انہیں
اخلاقی اقدار کا مظاہرہ فرمائیں اور نہایت پیار
اور محبت سے اسلام کا پیغام تمام لوگوں تک
پہنچائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا اور اسبابِ

تمام الہامی مذاہب کسی نہ کسی رنگ میں اور کسی نہ کسی حد تک دعا پر زور دیتے ہیں۔ اسلام دعا کی اہمیت کو سب سے زیادہ واضح کرتا ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے بُلانے والوں یعنی دعا کرنے والوں سے کہہ دیا جائے کہ میں بہت قریب ہوں اور ان کی دعائیں سُنتا ہوں یعنی قبول کرتا ہوں۔ احادیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی ہر ضرورت اپنے مالکِ حقیقی سے مانگی جائے اور اس کے زیرِ اثر صحابہ کرامؓ سے مروی ہے کہ جُوتی کے تسمہ کے لئے بھی وہ خدا ہی کے حضور اپنی ضرورت پیش کرتے تھے۔

دعا کی اس اہمیت کے پیشِ نظر اس بات کا امکان ہے کہ اگر دیگر اسباب کو بھی دعا ہی کا ایک حصّہ قرار نہ دیا جائے تو لوگ غلط راستے پر چل پڑیں چنانچہ احادیث میں یہ واقعہ منقول ہے کہ جب ایک شخص حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے حاضر ہوا اور اس نے حضورؐ کی خدمت میں عرض کی کہ اُونٹ کو اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتے ہوئے باہر چھوڑ دیا ہے تو حضورؐ نے فرمایا کہ پہلے اس کا گھٹنا باندھو پھر توکّل کرو۔ ظاہری اسباب کی اہمیت کو ظاہر کرنے کے لئے یہ ایک واقعہ کافی ہے۔

علاج کے سلسلہ میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا کہ انسان کا فرض ہے کہ اس میں کمی نہ کرے اور علاج کے ساتھ ساتھ دعا بھی کرے یا یُوں کہہ لیجئے کہ دعا کے ساتھ ساتھ علاج بھی کرے۔

بعض لوگ دعا پر اس رنگ میں زور دیتے ہیں کہ اسباب کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور نتیجۃً انہیں ایسے نقصانات برداشت کرنے پڑتے ہیں جو ناقابلِ تلافی ہونے کی وجہ سے انہیں ہمیشہ متأسف رکھتے ہیں۔

حال ہی میں امریکہ کے ہفتہ وار رسالے ٹائم (TIME) میں ایک واقعہ چھپا ہے۔ کہتے ہیں کہ لارنس پارکر کا گیارہ سالہ بیٹا پانچ سال سے ذیابیطس سے بیمار تھا۔ اچانک اسے اور اس کی بیوی کو خیال آیا کہ وہ اسے اپنے مقامی گرجا میں لے جائیں اور وہاں جنوبی امریکہ سے آئے ہوئے ایک دعا کے ذریعہ علاج کرنے والے پادری سے اس کا علاج کرائیں۔ اس پادری نے انہیں بتایا کہ وہ اپنا بھی علاج کر چکا ہے۔ پارکر اور اس کی بیوی نے اپنے بیٹے کے علاج کے لئے جو دوائیں استعمال کی جا رہی تھیں پھینک دیں اور اس پادری سے

علاج کروانے لگے۔ چنانچہ بچّے نے چند ہی دنوں میں اس بات کا اظہار کیا کہ وہ صحتیاب ہو گیا ہے لیکن اس مرعومہ صحتیابی کے دو ہی دن بعد وہ پھر بیمار ہو گیا اس کی والدہ بازار سے دوائی لانے چلی تو لڑکے کے باپ نے اسے روک دیا نتیجہ یہ ہوا کہ بچّہ کی وفات ہو گئی اور اسے دو تین آدمیوں کے حوالے کر دیا گیا کہ وہ جا کر دفن کر دیں اور خاوند اور بیوی اِس بات کا انتظار کرنے لگے کہ یسوع مسیح اس بچّے کو دوبارہ زندہ کر کے گھر واپس بھیج دیں گے۔ جب کچھ دیر تک بچّہ واپس نہ آیا تو باپ کہنے لگا معلوم ہوتا ہے کہ یسوع مسیح اس تاخیر کے ذریعہ اس واقعہ کو خصوصی اہمیّت دینا چاہتے ہیں تاکہ ان کی تجلّی اَور بھی زیادہ روشن ہو کر ظاہر ہو۔

پادری کو اِس بات کا علم ہوا تو اس نے صدمہ کا اظہار کیا اور کہنے لگا کہ مجھے تو اِس بات کی قطعاً سمجھ نہیں آتی کہ یسوع مسیح اس بچّے کو دوبارہ کیوں زندہ کریں۔ میرا خیال ہے کہ اس بچّے کے والدین کو شیطان نے دھوکہ دیا ہے۔

چند ہی دنوں میں عدالت کی طرف سے بچّے کے والدین کو عدالت میں حاضر ہو کر اِس بات کی وضاحت کے لئے سمن مِل گئے کہ انہوں نے بچّے کی جان کو ضائع کیوں کیا ہے۔ دوسرے الفاظ میں ان پر قتل کا مقدمہ بن گیا۔

وہ قتل کے مقدمہ کی تیاری کرتے رہے اور ان کا بچّہ قبر ہی میں رہا اور ان کی غلط امیدوں کے باوجود دوبارہ زندہ ہو کر ان کے پاس نہ آسکا۔

یہ واقعہ ٹائم (TIME) ۱۰ ستمبر ۱۹۷۳ء میں شائع ہوا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بندگی

وفاؤں کا وفا سے ہم نہ رشتہ
نثار جاں بھی کر دوں گا تو کیا ہے نہ
میں ایک بندہ ہوں بندگی کا مقام یہ ہے
کروں گا بندگی ہر دم نہ اترا سکے نہ

محمد صدیق امرتسری ایم۔اے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۵۴ گھنٹے صلیب پر

اگرچہ آج سے تقریباً سولہ سَو سال پہلے رومن شہنشاہ کانسٹنٹائن نے صلیب کی سزا منسوخ کر دی تھی لیکن کسی نہ کسی رنگ میں صلیب کا تجربہ جاری رکھا جا رہا ہے۔ بعض اوقات یسوع مسیح کی صلیب کی یاد میں اور بعض اوقات یہ دیکھنے کے لئے کہ آخر صلیب کی تکلیف کیسی ہوتی ہے اور کس حد تک برداشت کی جا سکتی ہے۔

حال ہی میں ڈوملینکن ری پبلک میں ایک جوڑے (میاں بیوی) نے جو یوگی بھی ہیں اس صلیب کا تجربہ کیا۔ یہ جوڑا اِس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا تھا کہ رُوحانی طاقت جسمانی طاقت سے کہیں زیادہ ہے اور زیادہ تکلیف برداشت کرنے کے قابل بنا دیتی ہے۔

خاوند نے کم از کم ۴۸ گھنٹے صلیب پر رہنے کا فیصلہ کیا ہُوا تھا لیکن انیس گھنٹے کے بعد ان کے ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ اِس وقت سے زیادہ دیر وہ صلیب پر رہے تو ان کی صحت متأثر ہو جائے گی چنانچہ انیس گھنٹے کے بعد انہوں نے صلیب سے اُترنے کا فیصلہ کر لیا۔

ان کے بعد ان کی بیوی نے جو نہایت نازک اندام اور ہلکی پھلکی سی ہیں صلیب کا تجربہ شروع کیا اور ۵۴ گھنٹے تک صلیب پر رہ کر لوگوں کو حیرت میں ڈال دیا۔

یہ خبر امریکہ کے ہفتہ وار ٹائم (TIME) (۱۹ فروری ۱۹۷۴ء) میں شائع ہوئی ہے اور سوچنے والے اِس سوچ میں پڑ گئے ہیں کہ اگر ایک ہلکی پھلکی عورت ۵۴ گھنٹے تک صلیب پر زندہ و سلامت رہ سکتی ہے تو یسوع مسیح چند گھنٹے صلیب پر کیوں زندہ نہ رہ سکتے تھے۔ نتیجہ ہر شخص خود ہی نکال سکتا ہے۔ کسی تنقیدی رہنمائی کی چنداں ضرورت نہیں۔

اپنے علم کو ہمیشہ بڑھاتے رہنے کی کوشش فرمائیں اور اپنے حاصل کردہ علم سے دوسروں کو حتی المقدور فائدہ پہنچائیں۔ یہ بات آپ کے لئے ثواب کا باعث بھی ہوگی اور معاشرہ کو بھی بہتر بنانے کا ذریعہ ثابت ہوگی

نعتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں روکشِ جنّت گل و ریحانِ محمدؐ
کس شان سے مہکا ہے گلستانِ محمدؐ

کیوں ہو نہ ہر اک قوم ثنا خوانِ محمدؐ
آفاق ہے شرمندۂ احسانِ محمدؐ

کونین کے سینے میں حرارت ہے انہی کی
اللہ کے دل میں بھی ہے ارمانِ محمدؐ

کس شوق سے لیں طور نشینوں کے بلائیں
جب سوئے مدینہ چلے مستانِ محمدؐ

ہیں شانِ محمدؐ تو بیاں کرتا ہوں لیکن
افکار کہاں میرے کہاں شانِ محمدؐ

آتشکدے سب کفر کے ٹھنڈے ہوئے لیکن
گل ہو نہ سکی شمعِ شبستانِ محمدؐ

معراج میں حضرتؐ کے قدم عرش پہ پہنچے
پیس عرش ہے ہم پایۂ ایوانِ محمدؐ

دیں بھی وہی، ملّت بھی وہی، ملّتِ بیضا
سادہ سا مسلماں ہوں مسلمانِ محمدؐ

تربت سے ہو کیا خوف مجھے حشر کا کیا غم
ثاقبؔ مرے سینے میں ہے قرآنِ محمدؐ

ثاقب زیروی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روشنی روشنی

مجھ کو تاریک راتوں کی گھمبیرتا میں نظر آئی ہے روشنی روشنی
میری بے نام سوچوں کے ہر روزن و در سے در آئی ہے روشنی روشنی

میرا ہر راستہ کہکشاں بن گیا میرے ہر گام پر پھول کھلنے لگے
میں نے دیکھی ہے اک جھلملاتی جھلک میرے گھر آئی ہے روشنی روشنی

اب بساطِ حوادث الٹ جائے گی اور طوفاں کا دھارا پلٹ جائیگا
ان اندھیروں سے پیکار کے واسطے بام پر آئی ہے روشنی روشنی

یہ کہیں دور کی تو نہیں ہے صدا میرے ہونٹوں سے نکلا ہوا گیت ہے
اس کی ہر لے میں لگتا ہے جیسے کہ لے کر سحر آئی ہے روشنی روشنی

اس کے پرتو سے کون و مکاں جاگ اٹھے اس کی ضو جگمگاہٹ کا باعث بنی
کون جانے کہاں سے مرے دل میں یہ التجا بھر آئی ہے روشنی روشنی

زندگی کے تسلسل کی ہے اک کڑی موت اس کے سوا اور کچھ بھی نہیں
لو نسیم آنکھ کے بند ہوتے ہی مجھ کو نظر آئی ہے روشنی روشنی

نسیم سیفی
۱۰/۸/۷۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک مطالبہ

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح معنوں میں پیروی کا یہ مطلب ہے کہ جو کام حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے خود کئے یا جن کاموں کے کرنے کی حضورؐ نے تلقین فرمائی ان کو دِل وجان سے عزیز رکھتے ہوئے کیا جائے اور ان کاموں میں کسی قسم کی کوتاہی کو دِل کسی صورت میں بھی برداشت نہ کرے۔ جسے اِس قسم کی پیروی میسّر آجائے اسے اپنی زندگی کے مقصد کے حصول میں کیا شک ہو سکتا ہے۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے کاموں میں سے ایک کام اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد بلغ ما انزل الیک پر عمل پیرا ہونا تھا۔ حضورؐ نے ساری زندگی اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچایا اور ہر حال میں پہنچایا۔ عُسر میں بھی اور یُسر میں بھی۔ امن کے ایّام میں بھی اور جنگ کے ایّام میں بھی۔ حتّٰی کہ آخری حج کے موقع پر حضورؐ نے خاص طور پر یہ بات حاضرین سے پوچھی کہ کیا مَیں نے تمہیں اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا ہے سب نے یک زبان ہو کر عرض کیا کہ بے شک حضور نے اللہ تعالیٰ کا پیغام جس طرح پیغام پہنچانے کا حق تھا اس طرح پہنچا دیا۔ اُس وقت سے لے کر اِس وقت تک ہر سچے مسلمان کے دِل میں یہ تڑپ رہی ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اِس بات میں بھی حتی المقدور پیروی کر کے اپنی فلاح و نجات کا سامان بہم پہنچائے۔ تبلیغِ اسلام ہمیشہ سچے مسلمانوں کا شیوہ رہا ہے اور انہوں نے دُنیا کے ہر کنارے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اِسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اس راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خُدا کی تجلّی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے اس اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے۔"

(فتح اِسلام)

تک اسلام کا پیغام پہنچانے کی کوشش کی ہے۔

پیغام پہنچانے کے کئی ذریعے ہیں سب سے بڑا ذریعہ تو تحریری یا تقریری پیغام رسانی ہے۔ لیکن سب لوگ ایسا نہیں کر سکتے۔ خواہش ہونے کے باوجود وہ ایسا نہیں کر سکتے اور دِل میں ایک خلش سی محسوس کرتے ہیں کہ کاش ہم بھی تحریری یا تقریری تبلیغ کر سکتے۔ اِس خلش کو دُور کرنے کے لئے سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے جماعت کے اِس قسم کے افراد کو اِس امر کی طرف توجہ دلائی تھی کہ تبلیغ کا ایک اَور طریق بھی ہے اور وہ ہے دعا۔ تبلیغ کرنے والوں کے لئے دُعا اور جن کو تبلیغ کرنا مقصود ہے ان کے لئے دعا۔ حضورؓ فرماتے ہیں :-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"جو اَن پڑھ اور نہ صرف اَن پڑھ بلکہ کُند ذہن ہیں اور اپنی اپنی جگہ کُڑھ رہے ہیں کہ کاش ہم بھی عالم ہوتے۔ کاش ہمارا بھی ذہن رسا ہوتا اور ہم بھی تبلیغِ دین کے لئے نکلتے اُن سے مَیں کہتا ہوں کہ ان کا بھی خدا ہے جو اعلیٰ درجہ کی عبارت آرائیوں کو نہیں دیکھتا بلکہ دل کو دیکھتا ہے وہ اپنے سیدھے سادے طریق سے دعا کریں تو خدا تعالیٰ اُن کی دعا کو سُنے گا اور ان کی مدد کریگا پس وہ لوگ جو مجبوری اور معذوری کی وجہ سے کسی مطالبہ کو پُورا کرنے میں حصّہ نہیں لے سکتے مَیں نے ایسی تجویز بتائی ہے کہ اس میں وہ سب شریک ہو سکتے ہیں اور یہ سب سے اعلیٰ اور سب سے ضروری تجویز ہے۔ وہ جو چارپائیوں پر پڑے ہوئے اپاہج ہیں۔ وہ جنہیں بات کرنے کا شعور نہیں۔ وہ جن کے ذہن رسا نہیں۔ وہ جو بیمار اور کمزور ہیں وہ جو قید میں پڑے ہیں۔ وہ جو مصائب اور تکالیف اور مشکلات میں گرفتار ہیں۔ وہ سب جو کام کرنا چاہتے ہیں مگر کر نہیں سکتے وہ اِس تجویز پر عمل کریں اور اِس طرح وہ کام کرنے والوں سے ثواب حاصل کرنے میں پیچھے نہ رہیں گے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے پاس دل ہی تھا وہ ہم نے پیش کر دیا اور خدا تعالیٰ ضرور ان کے دِل کی قدر کرے گا اور انہیں ویسا ہی اجر دے گا جیسا کام کرنے والوں کو دے گا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرالیون میں احمدی ڈاکٹروں کی بے لوث خدمت پر سربراہ مملکت کا شاندار خراجِ تحسین

"نہ معلوم ان کے پاس کونسا جادو ہے کہ جو مریض بھی وہاں جاتا ہے انکی تعریف میں رطب اللسان ہوتا ہے"

"واقعی جماعتِ احمدیہ شاندار خدمات بجا لا رہی ہے اللہ تعالیٰ اسے مزید ترقیات عطا کرے"

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

مغربی افریقہ کے ملک سیرالیون میں خدا تعالیٰ کے فضل سے "نصرت جہاں سکیم آگے بڑھو" کے زیرِ اہتمام جاری شدہ چار ہسپتالوں میں چھ احمدی ڈاکٹر شب و روز بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت میں مصروف ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ان مجاہدوں کے جذبۂ خدمت کو بے حد و حساب نوازتے ہوئے انکی مقبولیت کو ملک کے عوام و خواص کے دِلوں میں جاگزیں کر دیا ہے۔

ملک کے سربرآوردہ راہنماؤں نے حال ہی میں مختلف مواقع پر ہمارے ان بھائیوں کے کام کو جس رنگ میں سراہا ہے اس کی تفصیل سیرالیون کے امیر اور مبلغ انچارج مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر کی زبانی سُنئے وہ سیرالیون سے اپنے خط مؤرخہ ۶/۷۴/۲۳ میں لکھتے ہیں:۔

(۱) ۱۹۔اپریل کو سٹیٹ ہاؤس میں آنریبل وزیرِاعظم HON S.I. KOROMA نے ملاقات کے دوران مسنگبی کے نصرت جہاں احمدیہ کلینک اور اس کے ڈاکٹر انچارج مکرم ملک طاہر محمود صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ کو شاندار الفاظ میں خراجِ تحسین ادا کیا اور کہا کہ معلوم نہیں کہ ان کے پاس کونسا جادو ہے کہ جو مریض بھی وہاں جاتا ہے ان کی تعریف میں رطب اللسان ہوتا ہے اور اب میرے علاقہ سے جو مسنگبی سے تقریباً سو میل دُور ہے بڑی کثرت سے مریض ڈاکٹر صاحب کے پاس جا رہے ہیں۔

(۲) نائیجیریا کے ہائی کمشنر مسٹر یوسف نے گزشتہ ماہ روکوپر کلینک دیکھا اور نئے کلینک اور

ڈاکٹر محمد حسن صاحب کی شاندار مساعی کو دیکھ کر
بے حد متاثر ہوئے اور بے ساختہ کہنے لگے
کہ واقعی جماعتِ احمدیہ انسانیت کی شاندار
خدمات بجا لا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مزید ترقیات
عطا فرمائے۔ اور اب دوسرے احمدیہ کلینک
بھی دیکھنے کی خواہش رکھتے ہیں۔

(۳) کل شام مشن ہاؤس میں سیرالیون میں اقوامِ
متحدہ کے مستقل مندوب Mr. ALFRED EDWARD تشریف فرما
تھے۔ گیمبیا کے ہائی کمشنر نے انہیں گیمبیا میں
احمدیہ مشن کی شاندار کارگزاری سنائی۔
پھر الحاج مصطفےٰ سنوسی سابق نائب وزیر اعظم
اور صدر مسلم کانگریس نے سیرالیون میں جماعتِ
احمدیہ کے شاندار کاموں کی تفصیل بتائی
جس پر انہوں نے بتایا کہ وہ خود بھی روکوپر
میں احمدیہ کلینک دیکھ چکے ہیں اور ڈاکٹر
سردار محمد حسن صاحب کی شاندار اور بے لوث
مساعی کو دیکھ کر بے حد متاثر ہوئے ہیں۔
اسی طرح فری ٹاؤن میں احمدیہ سیکنڈری
سکول کی شاندار ترقی کو وہ خود گزشتہ
چار سالوں میں مشاہدہ کر چکے ہیں اور بتایا
کہ عیسائیوں کے بعد انہیں صرف احمدیہ
مشنوں کی تبلیغی مساعی کو دیکھنے کا موقع
مختلف ملکوں میں ملا ہے۔

(۴) بواجے بو احمدیہ ہسپتال میں مکرم ڈاکٹر
امتیاز احمد صاحب کے اپریشن خدا تعالیٰ
کے فضل سے سو فیصد کامیاب ہو رہے
ہیں، الحمد للہ۔ جس کی شہرت کو سنکر
لوگ دُور دُور سے آ رہے ہیں۔ نئے ہسپتال
کی تعمیر زوروں پر ہے مکمل ہونے پر مریضوں
کو مزید سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی۔ انشاء اللہ
العزیز۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مُعجزہ

"مُعجزہ کی حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ
ایک امر خارق عادت یا ایک امر خیال اور
گمان سے باہر اور امید سے بڑھ کر ایک
اپنے رسول کی عزّت اور صداقت ظاہر کرنے
کے لئے اور اس کے مخالفین کی عجز اور مغلوبیت
جتلانے کی غرض سے اپنے ارادۂ خاص سے
یا اس رسول کی دُعا اور درخواست سے
آپ ظاہر فرماتا ہے مگر ایسے طور سے جو
اس کی صفاتِ وحدانیت و تقدّس و کمال کے
منافی و مغائر نہ ہو اور کسی دوسرے کی وکالت
یا کارسازی کا اس میں کچھ دخل نہ ہو۔"

ازالۂ اوہام
از حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اَے دِل تو نیز خاطرِ ایناں نگاہ دار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک شعر میں فرماتے ہیں:-

اے دل تُو نیز خاطرِ ایناں نگاہ دار
کآخر کنند دعوئ حُبِّ پیمبرم

یعنی اے دِل تُو ان کا (تمام مسلمانوں کا) خیال رکھ کیونکہ ان کی کیفیّت کچھ ہی سہی آخر تو یہ لوگ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم۔ جو میرے پیمبر ہیں۔ کی محبّت کا دعویٰ کرتے ہیں۔

مسلمان معاشرہ کی حالت دُنیا کے کسی حصّہ میں کچھ بھی ہو ہم کبھی اس بات سے مایوس نہیں ہوئے کہ اللہ تعالیٰ ان کی بہبود کے سامان مہیّا فرمائے گا اور انہیں رُوحانی اور دُنیاوی ترقیات سے بہرہ ور فرمائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ زمانہ جس میں ہم زندگی گزار رہے ہیں اور جس میں ہمارے مستقبل قریب کی آئندہ نسلیں زندگی گزاریں گی اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کا زمانہ ہے۔ اسلام ان ایام میں اپنی کھوئی ہوئی عظمت کو حاصل کرلے گا اور دُنیا کے دیگر تمام مذاہب کا بطلان ثابت ہو جائے گا۔ ہمارا ایمان روز افزوں ہے اور ہمارا یقین غیر متزلزل ہے۔ اور یہ سب کچھ اس کے باوجود کہ اِس وقت بعض لوگ بلکہ اکثر لوگ مایُوسی کا شکار ہیں۔ ہفتہ وار "المنبر" (۲۳-۱۶ اگست ۱۹۷۴ء) میں "راشد مسترشد" لکھتے ہیں:-

"مجاہدین و مصلحینِ اُمّت کو کُفر کے فتووں سے نوازا گیا، راہِ حق کے شُہداء پر بے بُنیاد الزامات لگائے گئے۔ نیک لوگوں پر سب و شتم، علماء کا مذاق اور ان سے نادرواسلوک کرنے میں ہم نے کون سی کمی رکھی اور کمزوروں پر ظلم و ستم روا رکھنے سے دریغ کہاں ہُوا، کیا قومِ نوحؑ کا جُرم اس سے کچھ مختلف تھا یا زیادہ؟ — ہماری منڈیوں میں دھوکہ، فریب، دغا، سمگلنگ، جُھوٹ، ناپ تول میں کمی بیشی کا بازار اتنا گرم ہوا کہ الامان والحفیظ تو کیا قومِ شعیبؑ کے تباہ کُن افعال اس حدود کو بھی پھلانگ گئے تھے کہ انہیں تباہ و برباد کر دیا گیا تھا؟ — شراب کو ہم نے سرکار کے فتوے

حاصل کر کے جائز گردانا اور اس قوم
کی نس نس میں سما گئی، جوا اور قمار بازی
اس قوم کا شعار بن گیا، سود اس قوم
کی گھٹی میں پڑ گیا۔ کیا کوئی قوم ان
افعال کی وجہ سے تباہی سے ہمکنار
نہ ہوئی تھی؟ — اپنی بیٹیوں، ماؤں
بہنوں اور بہوؤں کو ہندو کے
حوالے کر کے ہم یوں بے نیاز ہو گئے
تھے کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں اور ہمیں
اس کا احساس کیوں ہوتا کہ ہم نے
ان کی عصمتوں سے خود کھیلنا شروع
کر دیا۔ بازارِ حسن حکومتوں کی اجازت نامو
سے کھولے گئے۔ بالاخانے اس قوم
کی تفریح کا سامان بنے شب و روز
وہاں زنا ہوا۔ ہمارا معاشرہ اس
ناسور سے اس قدر بھر گیا کہ آج
کوئی گلی کوچہ ہمیں خالی نہیں دکھائی
دیتا۔ ہم ہندوؤں، سکھوں سے
اپنی عصمتوں کو کیوں کر بچاتے کہ
ہم خود ان سے بڑھ گئے — ہماری
قوم کے نوجوان اس کے رسیا ہو گئے
تو پھر قومِ لوط کی طرح ہم اس تباہی
سے کیوں کر بچ سکیں گے کہ وہ اس
سطح تک تو نہ پہنچ پائے تھے؟ ثقافت
کے نام پر ہر وہ بیہودگی ہم نے کی
جس سے ہر شریف آدمی پناہ مانگتا
ہے، میلے ٹھیلے، رقص و سرود کی
محفلیں، ناچ گانا، تھیٹر، سینما،
ریڈیو اور ٹیلیویژن — عریانی و فحاشی،
بدمعاشی و بدکاری، زنا، چوری، ڈکیتی
قتل و غارت، اغوا — غرض وہ
کون سا معاشرتی روگ تھا جس کا
سبق سینما، ریڈیو، ٹی وی کے
ملعون مراکز سے نہیں دیا گیا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیز وہ لکھتے ہیں:-

"ہمارے ہاں کے وارثینِ انبیاء
اور حاملینِ قرآن و سنّت و اصحاب
منبر و محراب کی اکثریت نے دین کو
تجارت بنایا۔ اپنی اپنی دکانوں کو
بڑھانے کے لئے اُمّتِ واحدہ کو
ٹکڑے ٹکڑے کرنے میں کوئی دریغ
نہ کیا۔ کفر بازی کا میدان اتنا گرم
کیا کہ انہوں نے اس اُمّت کے
کسی فرد کو مسلمان نہ رہنے دیا۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح رنگ میں
خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری کمزوریوں
کی پردہ پوشی فرماتے ہوئے ہماری حقیر کوششوں
کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔

آمین

مفید اور مؤثر دوائیں

نُور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کے لئے مفید ترین جڑی بُوٹیوں کا جوہر، آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچّوں، عورتوں اور مَردوں سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ

تریاقِ اٹھرا

اسقاطِ حمل، بچّوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا یا کمزور رہنے کے لئے مفید عام گولیاں۔

قیمت مکمّل کورس بیس ۲۰ روپے

نُورِ نظر

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ کی بہترین تجویز۔ قیمت مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے۔

سُرمہ خورشید

دُھند، غبار، خارش، کلکرے، موتیا بند اور دیگر امراضِ چشم کے لئے اکسیر اور لاجواب۔ قیمت ۷۵ پیسے

خورشید یُونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

فون نمبر ۵۳۸

روزنامہ ربوہ

الفضل

ہمارا آپ کا اور سب کا اخبار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِس میں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی تحریرات کے اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے رُوح پرور خطبات، علماءِ سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ملکوں میں جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی اور عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں۔ آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں، دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ اس کی توسیعِ اشاعت جماعتی فرض ہے۔

(منیجر الفضل ربوہ)

شہزین

شہزین

شہزین

مرضِ اٹھرا کی مؤثر ترین دوا

حکیم نظام جان اینڈ سنز

ربوہ ٭ ٹنڈو محمد خان ٭ گوجرانوالہ

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں

بیاہ شادی کیلئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرمت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور۔ فون ۵۲۶۲۳

سرزمینِ قادیان کا اوّلین و واحد خانہ

جسے سنہ ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

دوائی خاص زنانہ امراض کا واحد علاج دو اونس کی قیمت ۶ روپے	قدیمی ـــــ اوّلین ـــــ شہرۂ آفاق حبِّ اطہر رجسٹرڈ مکمل کورس بیس روپے	زود جامِ عشق طاقت کی لاثانی دوا قیمت ۶۰ گولی ۱۶ روپے
حبِّ مفید النساء بیقاعدگی کا بہترین علاج پانچ روپے	ہمارا اصول ● صاف ستھرے اجزاء ● دیانتدارانہ دواسازی ● عمدہ پیکنگ ● غریبانہ قیمت ● مخلصانہ مشورہ اِسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپ اور آپ کی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں	نرینہ اولاد گولیاں انعامِ خداوندی قیمت فی کورس پندرہ روپے
حبِّ مسکان سوکھے کی مجرب دوا تین روپے	حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ	معین الصحت تلی، بھوک، خرابی جگر اور یرقان کا علاج پانچ روپے